بیت المقدّس کو قبلہ اول کیوں کہا جاتا ہے؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2718

تاریخ اجراء: 08 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 17 مئی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بیت المقدّس کو قبلہ اول کیوں کہا جاتا ہے؟ جبکہ کعبہ شریف تو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے دور سے موجود ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان چونکہ پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر مدینہ میں ہجرت کے 16 یا 17 ماہ کے بعد کعبۃ اللہ شریف کو قبلہ بنایا گیا تو اس وجہ سے بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول کہلاتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے: ”وقد جاء في هذا الباب أحاديث كثيرة وحاصل الأمر أنه قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر باستقبال الصخرة من بيت المقدس، فكان بمكة يصلي بين الركنين، فتكون بين يديه الكعبة وهو مستقبل صخرة بيت المقدس، فلما هاجر إلى المدينة تعذر الجمع بينهما، فأمره الله بالتوجه إلى بيت المقدس، قاله ابن عباس والجمهور“ ترجمہ: اس باب میں کثیر احادیث آئی ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے صخرہ کی طرف نماز میں رخ کرنے کا حکم دیا گیا، تو آپ علیہ السلام مکہ میں دو رکنوں کے درمیان نماز ادا فرماتے کہ کعبہ آپ کے سامنے ہوتا اور آپ کا رخ بیت المقدس کے صخرہ کی طرف ہوتا، پھر جب مدینہ ہجرت فرمائی تو دونوں کی طرف رخ کرنا ممکن ہو گیا تو اللہ رب العزت نے آپ کو بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا، یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جمہور کا قول ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 453، دار طیبۃ)

بہار شریعت میں ہے ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کما ھو مروی فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح اور فرماتا ہے ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ﴾ ترجمہ: جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کریگا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار مونھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمھیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا مونھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیر و اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) مونھ کرو اور بے شک جنھیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوتکوں سے غافل نہیں۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 486،487، مکتبۃ المدینہ)

صراط الجنان میں ہے: ”پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک بیت المقدس قبلہ رہا اور مسلمان بھی مدینہ منورہ میں آنے کے بعد تقریباً سولہ، سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے اور اس کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کے دوران مسجدِ قبلَتَین میں قبلہ کی تبدیلی کا واقعہ ہوا۔“ (صراط الجنان، ج 1، ص 251،252، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم